الحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”اللہ پاک میرا مالک ہے“ (۱۲ حکایات)

01 ”اللہ پاک میرے ساتھ ہے، اللہ پاک مجھے دیکھ رہا ہے“

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، میں تین سال کی عمر کا تھا کہ رات کے وَقت اُٹھا تو دیکھا کہ ماموں نماز پڑھ رہے ہیں، ایک دن انہوں نے مجھ سے کہا، کیا تُو اُس اللہ کو یاد نہیں کرتا جس نے تجھے پیدا فرمایا؟ میں نے پوچھا: میں اسے کس طرح یاد کروں؟ فرمایا، جب رات سونے لگو تو دل میں تین مرتبہ کہو: اللہ پاک میرے ساتھ ہے، اللہ پاک مجھے دیکھتا ہے اللہ پاک میرا گواہ ہے۔

پھر میں اسی طرح دل میں پڑھتا اور ان کو بتاتا تو وہ پڑھنے کی تعداد (number) بڑھاتے گئے۔ جب ایک سال گزر گیا تو میرے ماموں جان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے جو کچھ تمہیں سکھایا ہے اسے مرنے تک ہمیشہ پڑھتے رَہنا اِن شاءَ اللہ یہ تمہیں دنیا اور آخرت میں فائدہ دے گا۔ پھر میں کئی سال اکیلے میں (in private) یہ پڑھتا رہا۔ پھر ایک دن میرے ماموں جان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے میرا نام لے کر فرمایا، اے سَہْل! اللہ پاک جس شخص کے ساتھ ہو، اسے دیکھتا ہو اور اس کا گواہ ہو، کیا وہ اس کی نافرمانی کر سکتا ہے؟ ہر گز نہیں۔ لہٰذا تم اپنے آپ کو گناہ سے بچاؤ۔

اس واقعے کو بیان کرنے والے لکھتے ہیں: یہ اتنے بڑے بزرگ بن گئے کہ اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے پچیس (25) دن میں ایک مرتبہ کھانا کھاتے اور باقی ساری زندگی (rest of his life) نمک (salt) کھائے بغیر زندہ رہے حالانکہ زندہ رہنے کے لیے کچھ نہ کچھ نمک کھانا ضروری ہے۔ (فیضان سنت جلد اول ص ۵۶ بتغیر)

اس حکایت سے ہمیں یہ درس (lesson) ملا کہ ہمیں پیدا کرنے والا اللہ پاک ہے اور جس نے ہمیں پیدا کیا وہ جانتا ہے کہ ہم کیا کر رہے ہیں، وہ ہماری طرح سونے جاگنے (sleeping and waking) سے بھی پاک ہے، وہ تھکتا (tired) بھی نہیں ہے۔ ہمارا اور تمام جہان (universe) کا پیدا کرنے والا وہی ہے تمام جہان کا نظام

www.farzuloom.net

(system)اسی کی قدرت واختیار(control)میں ہے وہ ہمیں دیکھ رہاہے، سنتاہے، جانتاہے، ہمیں چاہیے کہ اس کاجو بھی حکم ہواسے مانیں اور جس کام سے اس نے روکا ہے وہ کام ہر گز نہ کریں۔یہ یادرکھیں کہ اللہ پاک مجھے دیکھ رہاہے۔جب یہ بات ہر وقت ذہن میں رہے گی تو ان شاءاللہ ہمیں گناہوں سے بچنے میں مدد ملے گی۔

----

02 "خوفِ خدا سے رونے والا بچہ"

حضرت عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن میں بصرہ (شہر) کی گلیوں سے گزر رہا تھا کہ میں نے ایک بچے کو بہت زیادہ روتے ہوئے دیکھا تو پوچھا: بیٹا کیوں رو رہے ہو؟ اس نے کہا: جہنم کے ڈر سے۔ میں نے کہا: بیٹا! تم چھوٹے سے ہو پھر بھی جہنم سے ڈرتے ہو؟ وہ کہنے لگا: میں نے دیکھا ہے کہ میری امی جان جب آگ جلاتی ہیں تو پہلے چھوٹی لکڑیاں جلاتی ہیں، پھر بڑی۔ میں نے پوچھا: امی جان! آپ پہلے چھوٹی لکڑیاں کیوں جلاتی ہیں اور بڑی لکڑیاں بعد میں جلاتی ہیں؟ امی جان نے کہا: **میرے بچے! چھوٹی لکڑیاں ہی بڑی لکڑیوں کو جلاتی ہیں**۔ بس اسی بات نے مجھے رُلا دیا۔ (کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جہنم میں پہلے چھوٹوں سے آگ جلائی جائے (ignite) پھر بڑوں کی باری آئے) میں نے اس لڑکے سے کہا: بیٹے! کیا تم میرے ساتھ رہو گے تاکہ تم ایسا علم سیکھ جاؤ جو تمہیں فائدہ دے؟ اس نے کہا: ایک شرط (condition) پر۔ میں نے کہا: وہ کیا؟ وہ بولا: اگر مجھے بھوک لگے تو آپ مجھے کھانا کھلائیں گے، مجھے پیاس لگی تو آپ مجھے پانی پلائیں گے، اگر مجھ سے غلطی ہو جائے تو آپ مجھے معاف فرمادیں گے اور اگر میں مر جاؤں تو آپ مجھے زندہ کریں گے۔ میں نے اسے کہا: میرے بیٹے! یہ سب کام تو میں نہیں کر سکتا۔ تو اس نے کہا: پھر مجھے چھوڑ دیجئے، اس لئے کہ میں اس کے دروازے پر کھڑا ہونا چاہتا ہوں جو یہ سارے کام کر سکتا ہے (**یعنی اللہ پاک**)۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص:۲٦٤)

اس سچے واقعے سے یہ پتا چلا کہ خوفِ خدا کے لیے جوان یا بوڑھا ہونا ضروری نہیں، کم عمری میں بھی **اللہ** پاک یہ دولت نصیب فرمادیتا ہے، دوسری بات جو سیکھنے کو ملی وہ یہ ہے کہ بھوک مٹانے کے لیے کھانا دینا، پیاس بجھانے کے لیے پانی دینا، بار بار گناہ کرکے معافی مانگنے پر اپنے بندے کو معاف کر دینا اور انسان کو زندگی دینا

www.farzuloom.net

یہ **اللہ** پاک کی قدرت(power) میں ہے وہی پیدا کرنے والا ہے اور وہی قیامت کے دن دوبارہ زندہ بھی کرے گا، **اللہ** پاک کو کسی نے پیدا نہیں کیا وہ ہمیشہ سے ہے اور اس نے ہمیشہ رہنا ہے، جو کچھ بھی ہم دیکھتے ہیں سب اسی کا بنایا ہوا ہے۔

----

03 "کیچڑ میں گرنے والا بچہ"

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کسی جگہ سے گزر رہے تھے، دیکھا کہ ایک بچّہ کیچڑ(mud) میں گر گیا ہے اور اس کے کپڑے و جسم کیچڑ کیچڑ ہو گئے۔ لوگ دیکھتے ہوئے گزر جاتے ہیں، کوئی اُسے کیچڑ سے نہیں نکالتا۔ کہیں دُور سے ماں نے دیکھا، دوڑتی ہوئی آئی، دو تھپّڑ(slaps) بچّے کے لگائے، اسے نہلایا اور اس کے کپڑے دھوئے۔
وہ بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یہ دیکھ کر ایک کیفیت میں آ گئے اور فرمایا کہ یہی حال ہمارا اور اللہ پاک کی رحمت کا ہے۔ ہم گناہوں کی کیچڑ میں گر جاتے ہیں، کوئی ہمیں نہیں نکالتا! مگر اللہ پاک کی رحمت، ہم کو مصیبتوں کے ذَرِیعے اس کیچڑ سے نکالتی ہے اور اللہ پاک ہمیں توبہ و عبادات کے پانی سے غسل دے کر صاف فرماتا ہے۔

مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یہ حکایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: جب مہربان ماں کچھ سزا دیکر صاف کر دیتی ہے تو خالق و مالک اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے، بعض اوقات سزا دیکر بھی ہماری اصلاح فرماتا ہے۔(معلم تقریر، ص۳۳،بتغیر)

اس حکایت سے ہمیں یہ درس(lesson) ملا کہ ماں ہم سے کتنی محبت کرتی ہے، ہمارا خیال(care) رکھتی ہے مگر ہمارا ربّ(lord) تو ہمیں ماں سے زیادہ محبت فرمانے والا ہے، ابھی آپ نے سنا کہ ماں نے بچے کو مارا پھر اس کی محبت میں اُسے نہلایا اور اس کے کپڑے بھی دھوئے۔ اسی طرح ہم بھی قدم قدم پر گناہ کرتے ہیں، اللہ پاک کبھی بیماری اور کبھی کسی اور مصیبت کے ذریعے ہمارے گناہوں کے میل کو صاف فرماتا ہے۔ اس طرح کبھی یہ مصیبتیں درجات بڑھاتی ہیں تو کبھی گناہوں کی سزا بھی ہوتی ہیں۔ بس ہم گناہ گاروں کو اس

کی رحمت چاہیے یقیناً وہ اپنے بندوں پر ماں باپ سے زیادہ رحم کرنے والا، غلطیاں معاف کرنے والا اور ان کی توبہ قبول فرمانے والا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ پاک کو خوش کرنے کے لیے نیک کام کریں اور گناہوں سے بچیں۔

---

04 ”عقل مند بوڑھی عورت (wise old woman)“

ایک بوڑھی عورت (old woman) مشین پر کام کر رہی تھی۔ کسی نے پوچھا: آنٹی (anti)! ساری عمر مشین پر کام کرنے کے علاوہ کچھ اور کام بھی کیا ہے؟ کیا اللہ پاک کی بھی کچھ پہچان حاصل کی ہے۔ کہنے لگی کہ اس کے لیے یہ مشین ہی کافی ہے۔ اُس نے پوچھا: وہ کیسے؟ بولی: وہ ایسے کہ جب تک میں اس مشین کو چلاتی ہوں یہ چلتی رہتی ہے اور جب میں اسے چھوڑ دیتی ہوں تو رُک جاتی ہے تو جب بغیر کسی چلانے والے کے یہ چھوٹی سی مشین نہیں چل سکتی تو پھر زمین و آسمان، سورج اور چاند وغیرہ کا اتنا بڑا نظام کیسے چل سکتا ہے؟ اس مشین کو میں چلا رہی ہوں تو مجھے اور اس پوری دنیا و آسمان کے نظام کو میرا ربّ چلا رہا ہے۔ بوڑھی عورت (old woman) مزید بولی کہ ایک اور بات سن لو کہ اس پورے جہان (universe) کو چلانے والا ایک ہی ہے یہ بھی اس مشین سے پتہ چلا کیونکہ میں اسے اپنی مرضی سے ایک طرف چلاتی ہوں تو یہ ایک ہی طرف چلتی ہے اگر میرے ساتھ کوئی اور بھی مل کر چلائے تو یہ بہت تیز ہو جائے اور مشین خراب ہو جائے۔ اسی طرح اگر آسمان و زمین کا چلانے والا کوئی دوسرا ہوتا اور وہ مل کر چلاتے تو یہ تباہ (یعنی ختم) ہو جاتے۔ صرف یہ ہی نہیں اگر دونوں الگ الگ طرف (opposite direction) میں چلاتے تب بھی تباہ ہو جاتی۔ تو جس طرح یہ مشین ایک چلانے والے کی وجہ سے صحیح چل رہی ہے، اسی طرح یہ آسمان و زمین بھی ایک چلانے والے کی وجہ سے صحیح طرح چل رہے ہیں اور وہ ایک چلانے والا اللہ پاک ہے۔

اس کہانی سے پتا چلا کہ جس طرح ایک مشین ایک ہی شخص کے چلنے سے ٹھیک چلتی ہے اسی طرح زمین وآسمان، چاند، سورج، ستارے، بارش، دھوپ سب ایک ہی چلانے والا چلا رہا ہے اس کا کوئی بھی شریک(partner) نہیں وہ چلانے والا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، زمین وآسمان بھی اسی کے بنائے ہوئے ہیں، وہ اللہ پاک اکیلا(alone)ہی سارے جہان(universe)کا مالک ہے۔ سمندر اور خشکی کی ساری مخلوق اسی کی پیدا کی ہوئی ہے۔

---

05 "شیطان میرا نوکر(servent)ہے"

حضرت ایوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے علاقے میں **اللہ** پاک پر کامل یقین رکھنے والا ایک نوجوان(young man)رہتا تھا۔ وہ عبادت اور اللہ پاک پر بھروسہ(trust۔یقین)کرنے کے معاملے میں بہت مشہور تھا۔ لوگوں سے کوئی چیز نہ لیتا۔ جب بھی کھانے کی ضرورت ہوتی اسے اپنے سامنے سِکّوں(coins)سے بھری ایک تھیلی مل جاتی۔ اسی طرح وہ اپنے دن رات عبادت میں گزارتا۔ ایک مرتبہ لوگوں نے اس سے کہا: اے نوجوان! تو سِکّوں کی وہ تھیلی(pouch of coins)لینے سے ڈر! ہو سکتا ہے شیطان تجھے دھوکا دے رہا ہو اور وہ تھیلی اسی کی طرف سے ہو۔

اس نے کہا: میری نظر تو اپنے رب کی رحمت کی طرف ہوتی ہے، میں اللہ پاک کے علاوہ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتا، جب میرا رب مجھے دیتا ہے تو میں لے لیتا ہوں۔ بالفرض اگر وہ سکوں کی تھیلی میرے دشمن شیطان کی طرف سے ہو تو اس میں میرا کیا نقصان بلکہ مجھے فائدہ ہی ہے کہ میرا دشمن میرے کام کر رہا ہے، اگر واقعی ایسا ہے تو **اللہ** پاک اُسے میرا نوکر(servant)بنائے رکھے۔ اس سے زیادہ اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ میرا سب سے بڑا دشمن، میرا نوکر بن کر میری خدمت کرے اور میں اس کی طرف نظر نہ رکھوں بلکہ یہ سمجھوں کہ اللہ پاک مجھے میرے دشمن کے ذریعے مال دے رہا ہے بلکہ ساری دنیا کو اللہ پاک ہی دے رہا ہے جو میرا ربّ ہے۔ اُس نوجوان کی یہ بات سن کر لوگ خاموش ہو گئے اور سمجھ گئے کہ اس کو واقعی اللہ پاک کی طرف سے ہی مال مل

رہا ہے۔(عیون الحکایات، ج۲، ص۱۰۵)

اس سچے واقعے سے یہ پتا چلا کہ اللہ پاک جو چاہے کر سکتا ہے، جسے جس طرح چاہے رزق دے۔ اُسے کسی کی ضرورت نہیں، نہ لوگوں کی، نہ فرشتوں کی، نہ سکّوں (coins) کی۔ اپنے نیک بندوں کو کبھی بہت آسان انداز سے مال دے دیتا ہے مگر اس نے دنیا کا ایک نظام بنایا ہے، ہمیں جائز طریقے سے حلال کمانا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نیک لوگوں کو مال کمانے میں مشکل ہو کیونکہ دنیا امتحان کی جگہ ہے اور جو اللہ پاک کی رحمت سے اس امتحان میں پاس (pass) ہو گا، وہ اللہ پاک کے کرم سے جنّت میں داخل ہو گا۔

---

06 ”بیس غم بیس سیڑھیاں“

ایک عورت کے بیس (20) بیٹے تھے پھر ایک وقت ایسا آیا کہ ہر سال ایک بیٹا مرنا شروع ہوا، ایک ایک کر کے انیس (19) بیٹوں کا انتقال ہو گیا اور ان کی ماں صبر کرتی رہی، جب بیسویں بچے کو وہی بیماری ہوئی تو یہ گھبرا گئی بہت علاج کیا، بڑی کوششیں کیں لیکن فائدہ نہ ہوا اور آخری بیٹا بھی مر گیا نتیجہ یہ ہوا کہ ماں پاگل ہو گئی ایک رات اسی حالت میں اس نے خواب میں ایک بہت خوبصورت باغ دیکھا جس میں درخت اور نہریں (canals) تھیں۔ اس میں بہت سے محل تھے، ہر ایک پر مالک کا نام لکھا ہوا تھا ایک محل پر اُس عورت کا نام بھی لکھا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئی اور اندر چلی گئی تو اپنے بیسوں بیٹوں کو وہاں دیکھا کہ وہ آرام سے بیٹھے تھے۔ماں کو دیکھ کر ایک بیٹا بولا، ماں! ہم اپنے رب کے پاس بہت آرام سے ہیں، کسی کی آواز آئی: اے مسلمان عورت! تیرے لیے یہ محل تھا مگر تیرے نیک کام ایسے نہیں تھے کہ تو یہاں تک پہنچ جاتی اس لئے تجھے بیس غم دیئے گئے یہ بیس غم اس جگہ کی بیس سیڑھیاں تھیں جن کو تو نے اللہ پاک کے کرم سے طے کر لیا اب تیرے لئے خوشی ہی خوشی ہے۔(رسائل نعیمیہ، ص۴۴، ملخصاً)

اس حکایت سے ہمیں یہ درس (lesson) ملا کہ بندہ جتنا مشکل امتحان پاس کرتا ہے اتنا ہی بڑا اسے انعام بھی ملتا ہے، لیکن اس کے لیے مشکلات پر صبر کرنا پڑتا ہے۔اس حکایت سے یہ بھی پتہ چلا کہ اللہ پاک کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ مصیبت پر صبر کرنے والوں کو انعام دیتا ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے ہر نفع اور

www.farzuloom.net

نقصان(profits and loss)اسی کے ہاتھ میں ہے۔وہ ہمارامالک اور رحم فرمانے والا ہے۔لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اس کے فیصلوں(decisions)پر راضی رہیں۔

---

07 ”آگ ٹھنڈی ہوگئی“

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو **اللہ** پاک نے رسول بنا کر اس دنیا میں بھیجا، جن لوگوں کو آپ نے اللہ پاک کے ایک ہونے اور صرف اللہ کی عبادت کرنے کی طرف بلایا وہ قوم جھوٹے خداؤں(false gods)کی عبادت کرتی تھی اور ان کا ایک ظالم بادشاہ تھا جس کا نام نمرود تھا، وہ اپنے آپ کو خدا کہتا تھا، اس نے اپنے ماننے والوں(believers)کے ساتھ مل کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو جان سے مارنے کا پروگرام بنایا، اس کام کے لیے اس نے ایک میدان(ground)میں بہت زیادہ لکڑیاں جمع کروائیں اور ان میں آگ لگا دی، اتنی خطرناک آگ تھی کہ کوئی قریب بھی نہیں جا سکتا تھا۔ اب غیر مسلموں نے غلیل(slingshot)کی طرح کے ایک طرح کے جھولے میں رکھ کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو اس آگ کی طرف اُچھال دیا...! جب آگ کے پاس پہنچے تو جبریل عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور عرض کی: حضور کچھ حاجت(یعنی کوئی کام need)ہے؟ فرمایا: ہاں ہے، مگر تم سے نہیں(یعنی کام تو ہے مگر تم سے نہیں، اللہ پاک سے)۔عرض کی: پھر اُسی سے کہیے جس سے حاجت ہے(یعنی اللہ پاک سے عرض کیجیے)۔تو فرمایا: میرا ربّ میری حالت جانتا ہے میرے لیے یہی کافی ہے۔

اللہ کریم نے آگ کو حکم فرمایا، ترجمہ(Translation): اے آگ! (حضرت) ابراہیم(عَلَیْہِ السَّلَام) پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔(ترجمہ کنزالعرفان)(پ۱۷،الانبیاء:۶۹)

اللہ پاک کے اس حکم کو سُن کر پوری زمین پر جہاں جہاں آگ تھی سب جگہ بُجھ گئی(بند ہو گئی) کہ شاید مجھے یہ حکم ملا ہو۔ اور جس آگ میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو غیر مسلموں نے ڈالا تھا وہ تو بالکل ٹھنڈی ہو گئی۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ اگر اللہ پاک آگ کو بُجھنے(بند ہونے) کے ساتھ ”سلامتی والی ہونے کا“ نہ فرماتا تو یہ اتنی ٹھنڈی ہو جاتی کہ اُس کی ٹھنڈک تکلیف دیتی لیکن حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو آگ نے نہ جلایا

www.farzuloom.net

اور نہ ٹھنڈک کی وجہ سے کوئی تکلیف دی۔ (بہار شریعت، ج۱، ص۲۶ بتغیر)

اس روایت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ سب کچھ اللہ پاک کے حکم سے ہوتا ہے، اسے کسی کام کے لیے کسی اور کی ضرورت نہیں، دیکھیں آگ کا کام جلانا ہوتا ہے مگر اللہ کے حکم سے آگ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے لیے ٹھنڈی ہو گئی حالانکہ پہلے وہ اتنی گرم تھی کہ کوئی بھی اس کے قریب نہ جا سکتا تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک جو چاہے کر سکتا ہے، اسے کوئی روکنے والا نہیں، پانی سے آگ بُجھ جاتی ہے، پیاس ختم ہو جاتی ہے اللہ پاک چاہے تو پانی جلائے اور آگ پیاس ختم کر دے کیونکہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔

---

08 ”موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور اللہ پاک کا دیدار“

اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کلام فرمانے (یعنی اپنی شان کے مطابق بات کرنے) کے لیے طورِ سینا (ایک پہاڑ) پر آنے کا فرمایا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کلام سننے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے طہارت حاصل کی (یعنی وضو وغیرہ فرمایا) اور پاکیزہ لباس پہنا اور روزہ رکھ کر حاضر ہوئے۔ اللہ پاک نے ایک بادل بھیجا جو پہاڑ کے ہر طرف آ گیا۔ شیطان اور زمین کے جانور بلکہ فرشتے تک وہاں سے دور ہو گئے۔ آپ کے لئے آسمان کھول دیا گیا تو آپ نے آسمان کے فرشتوں کو دیکھ لیا بلکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کے عرش کو بھی صاف صاف دیکھ لیا پھر اللہ پاک نے آپ سے کلام فرمایا (یعنی اپنی شان کے مطابق بات کی)۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک سے اس طرح بات کی کہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام جو آپ کے ساتھ تھے، وہ بھی نہ سن سکے کہ اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کیا فرمایا؟ اب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دل میں یہ بات آئی کہ وہ اللہ پاک کو دیکھیں۔ (خازن، الاعراف، تحت الآیۃ:۱۴۳، ۲/۱۳۶، روح البیان، الاعراف، تحت الآیۃ:۱۴۳، ۲/۲۲۹-۲۳۰) تو آپ نے اللہ پاک سے عرض کی: اے میرے رب! میں تیرا دیدار کرنا چاہتا ہوں ”یعنی آنکھ سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ (صاوی، الاعراف، تحت الآیۃ:۱۴۳، ۲/۷۰۷) قرآن پاک میں ہے کہ اللہ پاک نے ان سے فرمایا: تو مجھے ہر گز نہ دیکھ سکے گا (ترجمہ کنزالعرفان) (الاعراف، تحت الآیۃ:۱۴۳) پھر جب اللہ پاک نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا تو پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بے ہوش ہو گئے (الاعراف، تحت الآیۃ:۱۴۳ ملخصاً)

www.farzuloom.net

اس قرآنی واقعے سے معلوم ہوا کہ دنیا کی زندگی میں جاگتی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے علاوہ کسی کو نہیں ہو سکتا اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے معراج کی رات، اللہ پاک کا دیدار کیا اور آخرت میں ہر مسلمان جنّت میں جانے کے بعد اللہ پاک کا دیدار کرے گا۔ یاد رہے! کہ خواب میں اللہ پاک کا دیدار انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَام کو ہوا بلکہ اولیاء کرام کو بھی ہوا ہے۔ ہمارے امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کو خواب میں سو (100) بار اللہ پاک کی زیارت ہوئی ہے۔

---

09 ”بکری والے کی باتیں“

حضرت نافع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما کے ساتھ مدینہ منورہ کی ایک جگہ گیا، ہمارے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے، گرمی بہت زیادہ تھی، سمجھو سورج آگ برسا رہا تھا (the sun was blazing hot)۔ ہم نے ایک سائے کی جگہ میں کھانے کا دستر خوان لگایا اور سب مل کر کھانا کھانے لگے۔ تھوڑی دیر بعد ہمارے قریب سے ایک بکریوں والا گزرا، حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما نے اس سے فرمایا: آؤ! ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔ اس نے جواب دیا: میرا روزہ ہے۔

آپ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نے اس سے فرمایا: تم اس سخت گرمی میں سارا دن جنگل میں بکریاں لے کر چلتے رہتے ہو، اتنا مشکل کام کرتے ہو اور پھر بھی نفلی روزہ رکھا ہوا ہے؟ تو کیا ایسی حالت (condition) میں نفلی روزہ رکھنا ضروری ہے؟ یہ سن کر وہ کہنے لگا: کیا (جنت میں داخل ہونے کا) وقت آ گیا جس کے بارے میں قرآن پاک میں فرمایا گیا۔ ترجمہ (Translation): گزرے ہوئے دنوں میں جو تم نے آگے بھیجا اس کے بدلے میں خوشگواری (یعنی دل کی پسند) کے ساتھ کھاؤ اور پیو۔ (پ۲۹، الحاقۃ: ۲۴) (ترجمہ کنز العرفان)

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کو اس کی باتیں اچھی لگیں تو کچھ یوں فرمایا: کیا تم ہمیں ایک بکری (goat) بیچو گے؟ ہم اسے ذبح کریں گے اور تمہیں بکری کے پیسے بھی دیں گے۔ اس نے کہا: حضور! یہ بکریاں میری نہیں ہیں بلکہ یہ میرے مالک (master) کی ہیں، میں تو غلام ہوں، میں انہیں کیسے بیچ سکتا ہوں؟

(پہلے ایک انسان دوسرے کا مالک بن جاتا تھا، مالک کو جو شخص ملا وہ غلام کہلاتا ہے، آج کل غلام نہیں ہوتے)۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اس کا امتحان لینے کے لیے کچھ اس طرح فرمایا: یہ بھی تو ممکن تھا کہ تم اپنے مالک سے جھوٹ بول دیتے کہ بکری کو بھیڑیا(wolf) کھا گیا۔ یہ بات سن کر وہ یہ کہتے ہوئے چلا گیا کہ: میرا مالک مجھے نہیں دیکھ رہا لیکن میرا ربّ **اللہ** پاک تو مجھے دیکھ رہا ہے، میرا ربّ تو میرے ہر ہر کام کو جانتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس نیک آدمی سے بہت خوش ہوئے اور اس کے مالک کے پاس پہنچے اور اس نیک غلام(slave) کو خرید کر آزاد کر دیا اور ساری بکریاں بھی اس کے مالک سے خرید کر اس غلام کو تحفے میں دے دیں۔(عیون الحکایات، ۱/۱۵۷ بتغیر)

اس حدیث شریف سے ہمیں یہ درس(lesson) ملا کہ اپنی دنیا کی زندگی میں آخرت کے لیے نیکیاں جمع کریں تاکہ **اللہ** پاک ہم سے راضی ہو جائے اور جس نیکی میں جتنی مشکل ہو اس کا ثواب بھی اتنا زیادہ ہوتا ہے، دوسری یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ہم کوئی بھی کام کریں جسے کوئی نہ بھی دیکھ رہا ہو مگر ہمیں پیدا کرنے والا ہمارا پیارا **اللہ** ہمیں دیکھ رہا ہوتا ہے، وہ سنتا ہے، دیکھتا ہے اور ہم سب کے ہر ہر کام کو جانتا ہے۔ ہمیں ایک دن مرنا پڑے گا اور اللہ پاک کو حساب دینا ہوگا، ہمیشہ رہنے والی ذات صرف **اللہ** پاک کی ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ دعا ہے **اللہ** پاک ہمیں اپنا نیک بندہ بنائے۔ آمین

---

10 ”نہ کسی کا باپ اور نہ کسی کا بیٹا“

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب اسلام کی دعوت دیتے تو عرب شریف کے غیر مسلم ہمارے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اللہ پاک کے بارے میں طرح طرح کے سوالات کرتے، ان غیر مسلموں کے جواب میں اللہ پاک نے سورت اخلاص(قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) نازل فرمائی اور ان تمام باتوں کا جواب دے دیا۔(سورۃ الاخلاص، خزائن العرفان ملخصاً)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ وَ لَمْ یُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

www.farzuloom.net

(ترجمہTranslation:)تم فرماؤ:وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔نہ اس نے کسی کو جنم دیا(یعنی اس کی کوئی اولاد نہیں)اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور کوئی اس کے برابر نہیں۔(پ۳۰،سورۃ الاخلاص)(ترجمہ کنزالعرفان)

اس روایت اور قرآنی سورت سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ اللہ پاک کی شان بہت بہت بہت بڑی ہے،ہم اپنی عقل سے اللہ پاک کو پہچان نہیں سکتے۔ وہ direction سے،place سے،شکل و صورت سے اور اس طرح کی ہر چیز سے پاک ہے اور بڑی شان والا ہے۔ اللہ پاک کی طرح کوئی بھی نہیں۔ ہم اس کے بندے ہیں، اس پر ایمان رکھتے ہیں،وہ رحم کرنے والا، کرم فرمانے والا، عطاء کرنے والا، معاف کرنے والا مہربان ہے۔

---

11 ”بادشاہ کی قبر“

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:ایک مرتبہ میں حضرت ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ساتھ تھا۔ ہم ایک جگہ پہنچے،وہاں ایک قبر تھی، جسے دیکھ کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رونے لگے۔ میں نے پوچھا: حضور! یہ کس کی قبر ہے؟آپ نے فرمایا: یہ حمید بن جابر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی قبر ہے جو کہ ان تمام شہروں کے حاکم(ruler)تھے،پہلے یہ غلط کام کرتے تھے، پھر **اللہ** پاک نے انہیں ہدایت عطا فرمائی(تو یہ نیک آدمی بن گئے)۔

مجھے کسی نے بتایا کہ ایک رات یہ گناہوں بھرے کام کر رہے تھے،جب کافی رات گزر گئی تو اپنی اہلیہ (wife)کے پاس جا کر سو گئے۔اسی رات انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں ایک کتاب لئے ان کے سامنے کھڑا ہے،انہوں نے اس سے وہ کتاب لی اور اسے کھولا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا: باقی رہنے والی چیزوں پر ختم ہونے والی چیزوں کو اہمیت(preference)نہ دے۔اپنی بادشاہی(kingship)،اپنی طاقت،اپنے خادم اور اپنی خواہشات(desires)سے ہر گز دھوکا نہ کھا،اور اپنے آپ کو دنیا میں طاقتور نہ سمجھ،اصل قدرت و طاقت تو اللہ پاک کے لیے ہے کہ جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔اصل بادشاہی تو وہ ہے کہ جو کبھی ختم نہ ہو،

حقیقی خوشی تو وہ ہے جو کھیل کود کے بغیر حاصل ہو۔ لہٰذا اپنے رب کے حکم پر جلدی سے عمل کر۔ بے شک **اللہ** پاک فرماتا ہے (ترجمہ۔Translation:) اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان (width) میں سب آسمان و زمین آجائیں پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

(پ۴،اٰل عمران:۱۳۳)(ترجمہ کنزالایمان)

حضرت ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر اُس بادشاہ کی آنکھ کھل گئی۔ وہ بہت ڈرا ہوا تھا، خود سے کہنے لگا: یہ (خواب) **اللہ** پاک کی طرف سے میرے لئے ہے۔ یہ کہہ کر فوراً اپنی بادشاہت (kingship) چھوڑ دی اور اپنے ملک (kingdom) سے نکل کر ایسی جگہ آ گئے جہاں کوئی انہیں پہچان نہ سکے، اور انہوں نے ایک پہاڑ پر **اللہ** پاک کی عبادت کرنا شروع کر دی۔

حضرت ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: جب مجھے ان کے بارے میں پتہ چلا تو میں ان کے پاس آیا، پھر ان کے انتقال تک میں ملاقات کے لئے ان کے پاس آتا رہا، بالآخر ان کا انتقال ہو گیا اور اسی جگہ انہیں دفن (buried) کر دیا گیا، یہ انہی کی قبر ہے۔ (عیون الحکایات ج۱، ص۷۹ ملخصاً)

اس سچے واقعے سے معلوم ہوا کہ دنیا کی سب دولت اور طاقت کی کوئی اہمیت نہیں، صرف **اللہ** پاک ہی باقی رہنے والا ہے اور وہی سب زمین آسمان کا حقیقی بادشاہ (real king) ہے، دنیا کے بادشاہوں نے مر جانا ہے ہزاروں (thousands) آئے سب مر گئے اور جو ہیں یا آئیں گے، وہ سب بھی مر جائیں گے۔ لیکن ہمارا ربّ وہ ہے کہ جو ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا، اُسے کبھی موت نہ آئے گی۔ وہ **اللہ** پاک ہی ہے کہ جسے چاہتا ہے بادشاہی اور حکومت دیتا ہے، جسے چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے۔ ہمیں **اللہ** پاک کے حکم کو مانتے ہوئے، عبادت میں زندگی گزارنی چاہیے۔

----

www.farzuloom.net

12 "جانور کے ذریعے مدد"

حضرت ابو حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حج سے واپس آتے ہوئے میں ایک کنوئیں (well) میں گر گیا، سوچا کہ کسی کو مدد کے لیے بُلاؤں مگر پھر خود سے کہا کہ **اللہ** کی قسم کسی کو نہیں بلاؤں گا، اتنے میں دو آدمی کنوئیں پر آئے ایک نے دوسرے سے کہا: آؤ اس کنوئیں کو اوپر سے بند کر دیں تا کہ کوئی اس میں گر نہ جائے، تو وہ چٹائی وغیرہ لائے اور کنوئیں کا منہ بند کر دیا، خیال آیا کہ چیخ کر بولوں میں کنوئیں میں ہوں مجھے نکالو مگر پھر سوچا کیا میں **اللہ** پاک کو چھوڑ کر ان دونوں سے مدد لوں حالانکہ **اللہ** کریم اپنے علم، طاقت اور قدرت (power) کے مطابق میری گلے کی رگ (jugular vein) سے بھی زیادہ قریب ہے چنانچہ میں چپ رہا۔ وہ دونوں کنوئیں کو بند کر کے چلے گئے، تھوڑی دیر گزری تھی کہ کنواں کھلا اور کسی نے اپنا پاؤں نیچے لٹکا کر کہا: میرا پاؤں پکڑلو، میں نے پاؤں پکڑا، اس نے کھینچ کر مجھے باہر نکالا، دیکھا تو سامنے ایک خطرناک جانور تھا، اس نے مجھے وہیں چھوڑا اور چلا گیا۔ اتنے میں کہیں سے آواز آئی: اے ابو حمزہ! کیا یہ خوب بات نہیں کہ میں نے تجھے اسی درندے (beast) کے ذریعے بچا لیا جو تیرا دشمن ہے۔ (عجیب وغریب واقعات، ص: ۲۹۱ بحوالہ نوادر قلیوبی)

اس حکایت سے ہمیں یہ درس (lesson) ملا کہ **اللہ** پاک پر بندے کو مکمل یقین رکھنا چاہیے، زندگی، موت کا مالک وہی ہے، اس کے کاموں کی حکمتیں (wisdom) ہم سمجھ نہیں سکتے، درندہ (beast) انسان کا دشمن ہے، انسان کو جان سے مار دیتا ہے مگر **اللہ** پاک کی شان دیکھئے کہ اُس نے اِس خطرناک جانور ہی کو مدد کے لیے بھیج دیا۔ یہ بزرگ اللہ پاک پر مکمل یقین رکھنے والے تھے لیکن اگر کوئی مصیبت میں کسی انسان سے مدد لے لے تو بھی ٹھیک ہے کہ مدد کسی سے مانگی جائے یا کوئی خود مدد کر دے تو اصل میں یہ ساری مدد **اللہ** پاک کی طرف سے ہی ہوتی ہے کیونکہ وہ نہ چاہے تو ساری مخلوق مل کر ایک پتہ بھی نہیں ہلا سکتی۔ **اللہ** پاک سب کچھ کر سکتا ہے۔